C88

How to Earn Lifelong Penalty Without Any Fault

سی ۸۸

عمر بھر بے وجہ مالی سزا کیسے حاصل کرے

ڈاکٹر موہن ۱۹۸۷ کے اُس دن کو یاد کر رہے تھے جب انہیں آئی ایم ایکس (حکومتِ ہند کے زیرِ سرپرستی ایک خودمختار ادارہ) میں پروفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ وہ یہ سوچ رہے تھے کہ کیا تاریخ دوبارہ اپنے آپ کو دہرانے والی ہے؟ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ انہیں انعام صرف اُس وقت ملتا ہے جب حکومتِ ہند تنخواہوں میں نظرِ ثانی کرتی ہے جبکہ ادارے کی طرف سے انہیں بغیر کسی قصور کے عمر بھر مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اگر ڈائریکٹر کی سوچ صحیح تھی تو ان پر اس کے مالی اثرات کیا پڑتے؟

معاملے کا پس منظر

اس سوچ کو جنم دینے والا واقعہ وہ ای میل تھی جو ادارے کی طرف سے ان کی اس سوال پر آئی تھی کہ ان کی پنشن پر نظرثانی اور بقایا جات کی ادائیگی میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ ا آخری پیراگراف)۔ ڈائریکٹر کی ای میل ملنے کے بعد انہوں نے حقائق کی جانچ کے لیے اپنے ایک پروفیسر ساتھی سے رابطہ کیا۔ اس ساتھی نے لاعلمی کا اظہار کیا مگر ایک دوسرے ساتھی کا نمبر دے دیا جن کو ڈاکٹر موہن پہلے سے جانتے تھے۔ ان کے درمیان درج ذیل گفتگو ہوئی:

محترم پروفیسر اشوک ۲۔۸۔۲۰۱۸

سبکدوشی کے وقت میری تنخواہ ۶۳۴۰۷ روپے تھی (پے اسکیل ۵۳۰۰۰ سے ۶۷۰۰۰ تک) اور گریڈ پے ۱۰۵۰۰ روپے تھا۔ پنشن کا ۴۰ فیصد حصہ تبدیل شدہ تھا۔ لہٰذا اس وقت میری پنشن: ۶۳۴۰۷ × ۵.۰ × ۶.۰ = ۲۲۹۰۲ روپے بنتی تھی۔
ساتویں تنخواہ کمیشن کے تحت میری پنشن کتنی ہونی چاہیے؟

موہن

محترم پروفیسر موہن، ۱۸۔۸۔۲

آپ کی تنخواہ ۲۰۱۶۰۰ روپے ماہانہ مقرر ہونی چاہیے۔ پنشن ۱۰۰۸۰۰ روپے ماہانہ ہوگی۔ کمیوٹیشن کے ۱۵۲۶۸ روپے کم کرنے کے بعد خالص پنشن ۸۵۵۳۲ روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ تقریباً ۶۰۵۶ روپے ڈی اے بھی ملے گا۔

اشوک

یا خدا! صرف ایک ای میل اور پنشن میں ایک ہزار روپے ماہانہ اضافہ! پروفیسر موہن نے حیران ہوکر سے سوچنے لگے۔

اس کے بعد انہوں نے چھٹے تنخواہ کمیشن کے مطابق اپنی تنخواہ کے تعین کی دوبارہ جانچ کے لیے پروفیسر اشوک سے رابطہ کیا۔

محترم پروفیسر اشوک،

میں اگست ۱۹۸۷ء سے آئی ایم ایکس میں پروفیسر تھا اور ۳۰ جون ۲۰۱۱ء کو سبکدوش ہوا۔

میری تنخواہ درج ذیل تھی:

۲۲۴۰۰	۱_۷_۲۰۰۰
۲۲۹۰۰	۱_۷_۲۰۰۲

مجھے ۲۰۰۴_۲_۲۶ کو غیر ملکی سروس قواعد کے تحت آئی ایم پی (حکومتِ ہند کے زیرِ انتظام ایک ہم جولی ادارہ) میں بطور ڈائریکٹر تعینات کیا گیا اور پانچ سالہ مدت مکمل کرنے کے بعد ۲۰۰۹_۳_۲ کو دوبارہ آئی ایم ایکس میں شامل ہوا۔ آئی ایم پی باقاعدگی سے میری پنشن / پی ایف وغیرہ کی ادائیگیاں آئی ایم ایکس کو بھیجتا رہا۔ پروفیسر گریڈ (پی بی ۴، جی پی ۱۰۵۰۰) میں ۲۶.۲.۲۰۰۹ کو میری تنخواہ کیا ہونی چاہیے تھی؟ اور ۳۰.۶.۲۰۱۱ (سبکدوشی کے دن) پر میری آخری تنخواہ کتنی بنتی ؟

موہن

محترم پروفیسر موہن،

آپ کا معاملہ بالکل میری تنخواہ جیسا لگتا ہے۔ میں بھی ۱.۷.۲۰۰۰ کو ۲۲۴۰۰ روپے لے رہا تھا۔

آپ کی تنخواہ یوں ہونی چاہیے تھی

۷۳۴۲۰	۲.۳.۲۰۰۹.
۷۵۶۳۰	۱.۷.۲۰۰۹.
۷۶۳۴۰	۱.۷.۲۰۱۰
۷۶۳۴۰	۳۰.۶.۲۰۱۱

اشوک

محترم پروفیسر اشوک،

کیا اتفاق ہے ڈاکٹر صاحب! مگر اس میں ایک دلچسپ موڑ بھی ہے۔

میں ۲.۱.۱۹۷۶ کو آئی ایم ایکس میں ایسوسیئیٹ پروفیسر کے طور پر ۱۸۰۰ روپے بنیادی تنخواہ پر تعینات ہوا تھا اور ۱.۱.۱۹۸۷ کو ۱۰۰ روپے کا اضافہ ہوا جس سے بنیادی تنخواہ ۱۹۰۰ روپے ہو گئی۔

اگست ۱۹۸۷ میں چار امیدواروں میں سے میرا انتخاب پورے پروفیسر کے طور پر ہوا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر میری بنیادی تنخواہ پھر بھی ۱۹۰۰ روپے ہی مقرر کی گئی۔ جنوری ۱۹۸۸ میں جب میں نے اپنی پے سلپ دیکھی تو بنیادی تنخواہ اب بھی ۱۹۰۰ روپے تھی۔ میں نے مینیجر اکاؤنٹس سے پوچھا کہ سالانہ اضافہ شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا ''چونکہ آپ اگست میں پروفیسر بنے ہیں اس لیے آپ کو اضافہ بھی اگست میں ہی ملے گا''۔ یوں میں اُس ایسوسیٹ پروفیسر سے کم تنخواہ لینے لگا جن کی بنیادی تنخواہ میرے جتنی تھی مگر وہ پورا پروفیسر منتخب نہیں ہوا تھا اور جنوری میں اس کا اضافہ ہوکر بنیادی تنخواہ ۲۰۰۰ روپے ہوگئی تھی۔ جب میں نے بورڈ آف گورنرز کے آگے آواز اٹھائی تو بنیادی تنخواہ تو ۲۰۰۰ روپے کردی گئی مگر سالانہ اضافے کی تاریخ یکم اگست ہی رکھی گئی۔ اس طرح مجھے پورے ایک سال کے اضافے کا فائدہ بھی نہ مل سکا۔

۱۹۹۰ میں چوتھے تنخواہ کمیشن کے بعد بھی ایک دلچسپ تعینِ تنخواہ کیا گیا۔ ایک پروفیسر، جو مجھ سے تین گنا کم لے رہا تھا اس کی تنخواہ مجھ سے دوگنا زیادہ مقرر کردی گئی۔ میں نے درخواست کی کہ اس بے ضابطگی کو وزارتِ تعلیم وانسانی وسائل (MHRD) کو بھیجا جائے مگر ڈائریکٹر نے انکار کردیا۔ اسی دوران انھوں نے ایک لائبریرین کو ایسوسیٹ پروفیسر کا اسکیل دے دیا حالانکہ وزارت تعلیم وانسانی وسائل نے اس کے لیے کم درجہ مقرر کیا تھا اور یہ کام مینیجر (فنانس واکاؤنٹس) کے انتباہ کے باوجود کیا گیا۔

بعد کی تمام تنخواہ نظرثانیوں میں بھی اضافے کی تاریخ یکم جنوری اور یکم جولائی ہی رہی۔ نتیجتاً میرا آخری اضافہ یکم جولائی ۲۰۱۰ کو ہوا۔ اگر مؤثر تاریخ ہمیشہ یکم جنوری رہتی اور یکسانیت کے باعث مجھے ایک اضافہ کم نہ دیا جاتا تو چھٹے تنخواہ کمیشن کے تحت مجھے دو کے بجائے تین اسٹیگنیشن انکریمنٹس ملتے جس سے میری بنیادی تنخواہ ۶۵۰۲۰ کے بجائے ۶۶۶۸۰ روپے بنتی اور میں ۷۰۰۰۰ روپے بنیادی تنخواہ پر سبکدوش ہوتا۔ کسی بھی صورت میں مجھے جنوری ۲۰۱۱ میں ایک اضافہ ضرور ملتا اور ۳۰ جون ۲۰۱۱ کو ۷۰۰۰۰ روپے

بنیادی تنخواہ پر ہی سبکدوش ہوتا۔ میں صرف ایک دن کی وجہ سے اسکیل کی آخری حد تک پہنچنے سے محروم رہ گیا۔

۲۰۱۰ میں (جب ایچ آئی جی اسکیل متعارف) ہوا تو امید پیدا ہوئی کہ میں ۹۰۰۰۷ روپے بنیادی تنخواہ کا اہل قرار پاؤں گا۔ مگر ادارے نے اس پر اکتوبر ۲۰۱۲ سے عمل کیا (یعنی حکومتی نوٹیفکیشن کے تین سال بعد)۔ پرفارمنس ایویلیوایشن کمیٹی نے یہ کہہ کر سفارش کی کہ چونکہ بورڈ یا وزارت کی طرف سے کوئی رہنما اصول موجود نہیں تھے اس لیے اس کا نفاذ بورڈ کی منظوری کی تاریخ سے کیا جائے۔ رپورٹ مئی ۲۰۱۲ میں موصول ہوئی اور جون میں ''دیگر امور'' کے تحت بورڈ کے سامنے پیش کی گئی منظوری ملنے کے باوجود اس پر عمل اکتوبر ۲۰۱۲ میں کیا گیا (جب بورڈ کی کارروائی کی توثیق ہوئی)۔

چونکہ میں ۳۰ جون ۲۰۱۱ کو سبکدوش ہو چکا تھا اس لیے نہ میرا نام پرفارمنس رپورٹ میں شامل کیا گیا اور نہ بورڈ کے سامنے رکھا گیا۔ میرے بعد سینیارٹی میں آنے والے تمام پروفیسرز (سوائے میرے) کو ایچ آئی جی اسکیل دیا گیا کیونکہ کارکردگی کا معیار اتنا کم رکھا گیا کہ سب اس پر پورا اتر جائیں۔ صرف ۲۰۰۶ تا ۲۰۱۲ کی چھ سالہ کارکردگی دیکھی گئی پورے تدریسی دور کی نہیں۔ حکومت کی کارکردگی سے متعلق تشویش کو نظر انداز کرتے ہوئے بورڈ نے یہ بھی منظور کیا کہ اگر کوئی استاد پورے پروفیسر کے طور پر چھ سال مکمل کر لے تو اسے سبکدوشی سے چند ماہ قبل ایچ آئی جی اسکیل دیا جا سکتا ہے چاہے کارکردگی کچھ بھی ہو۔ نتیجتاً آج میری پنشن ان لوگوں سے کم ہے جو مجھ سے دس سال جونیئر تھے مگر ۲۰۱۲ میں ایچ آئی جی اسکیل حاصل کر گئے۔

یوں ۱۹۸۷ میں پروفیسر منتخب ہونے سے لے کر سبکدوشی اور سبکدوشی کے بعد تک مجھے بغیر کسی قصور کے ایک اضافے کے برابر مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ شاید بہتر ہوتا اگر مجھے بھی پورے پروفیسر کے لیے موزوں قرار نہ دیا جاتا اور دوسروں سے پہلے کارکردگی کی بنیاد پر منتخب نہ کیا جاتا۔

پروفیسر اشوک کیا آپ نہیں سمجھتے کہ ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی انتظامی اداروں میں ملازمت کرنے کے لیے انسان کو ''چوتھا احمق'' ہونا پڑتا ہے؟

موہن

سوال ۱: اگر ڈائریکٹر کی تشریح درست ہو (ملاحظہ ہو ضمیمہ ۲) تو ڈاکٹر موہن پر اس کے کیا مالی اثرات مرتب ہوں گے؟

سوال ۲: اگر آپ ڈاکٹر موہن کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ ان کے پاس کون سے اختیارات دستیاب ہیں؟